بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام

حضرت عبداللہ بن جحش، حضرت کعب بن زید، حضرت صالح شکران

حضرت مالک بن دخشم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 رمئی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں جن صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن جحش کا ذکر ہے۔ آپ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ میں پھوپھی تھیں اس طرح آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں جانے سے قبل ہی انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ مشرکین قریش کے دست ظلم سے آپ کا خاندان بھی محفوظ نہیں تھا۔ آپ نے اپنے دونوں بھائیوں حضرت ابواحمد اور عبیداللہ اور اپنی بہنوں حضرت زینب بنت جحش حضرت ام حبیبہ اور حمنہ بنت جحش کے ہمراہ دو دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت عبداللہ بن جحش مدینہ ہجرت سے قبل مکہ آئے اور یہاں سے اپنے قبیلہ بنوغنم میں دودان کے تمام افراد کو جو دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے تھے ساتھ لے کر مدینہ پہنچے۔ انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے اس طرح مکہ سے خالی کر دیا تھا کہ محلہ کا محلہ بے رونق ہو گیا اور بہت سے مکانات مقفل ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: یہی حالات آجکل پاکستان میں بھی بعض جگہ احمدیوں کے ساتھ ہیں بعض گاؤں خالی ہو گئے ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب بنوجحش بن رِیاب نے مکہ سے ہجرت کی تو ابوسفیان بن حرب نے ان کے مکان کو عمرو بن علقمہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب یہ خبر مدینہ میں حضرت عبداللہ بن جحش کو پہنچی تو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات عرض کی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ خدا اس کے بدلہ میں تجھ کو جنت میں محل عنایت کرے۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ مَیں راضی ہوں۔ تو آپ نے فرمایا پس وہ محل تیرے واسطے ہے۔ حضرت عبداللہ بن جحش کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں وادیٔ نخلہ کی طرف بھیجا جس کا ذکر کتب میں اس طرح ملتا ہے کہ ایک دن جب عشاء کی نماز ادا کر لی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش کو فرمایا کہ صبح کو اپنے ہتھیاروں سے لیس ہو کر آنا تمہیں ایک جگہ بھیجنا ہے۔ چنانچہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحش کو اپنے تیر و ترکش نیزہ اور ڈھال کے سمیت اپنے گھر کے دروازے پر انتظار کرتے ہوئے کھڑا پایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کو بلوایا اور انہیں ایک خط لکھنے کا حکم دیا جب وہ خط لکھا گیا تو حضرت عبداللہ بن جحش کو بلا کر اس خط کو ان کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں وفد کا نگران مقرر کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن جحش کو بھیجتے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا لقب امیر المؤمنین رکھا۔ حضرت عبداللہ بن جحش وہ پہلے خوش نصیب صحابی تھے جن کا امیر المؤمنین لقب رکھا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 2 ہجری میں حضرت عبداللہ بن جحش کو بارہ آدمیوں کے ساتھ نخلہ بھجوایا اور انہیں ایک خط دے کر ارشاد فرمایا کہ اسے دو دن کے بعد کھولا جائے حضرت عبداللہ بن جحش نے دو دن کے بعد کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ تم نخلہ میں قیام کرو اور قریش کے حالات کا پتا لگا کر ہمیں اطلاع دو۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس دوران میں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ جو شام سے تجارت کا مال لے کر واپس آ رہا تھا وہاں سے گزرا۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے ذاتی اجتہاد سے کام لے کر ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں کفار میں سے ایک شخص عمرو بن الحزرمی مارا گیا اور دو گرفتار ہوئے اور مال غنیمت پر بھی مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ جب انہوں نے مدینہ میں واپس آ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں لڑائی کی اجازت نہیں دی تھی اور مال غنیمت کو بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

بخاری کی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ اس وفد کو جس غرض کے لئے روانہ کیا گیا تھا اس میں ان کو پوری کامیابی ہوئی اور انہوں نے قیدیوں کے ذریعہ سے قریش مکہ کے منصوبے اور ان کی نقل و حرکت سے متعلق یقینی اطلاعات حاصل کیں۔ یہ خیال بہت دور کا ہے کہ وہ بھیجے تو گئے تھے قریش مکہ کی جنگی تیاریوں سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے لیکن انہوں نے قافلے کے لوٹنے پر قناعت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس ہونے کو کافی سمجھ لیا۔

حضرت عبداللہ بن جحش بڑے پائے کے صحابی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھی تھے۔ تاریخ میں لکھا ہے خدا اور رسول کی محبت نے ان کو تمام دنیا سے بے نیاز کر دیا تھا۔ انہیں اگر کوئی تمنا تھی تو صرف یہ کہ جان عزیز کسی طرح راہ خدا میں نثار ہو جائے چنانچہ ان کی یہ آرزو پوری ہوئی۔ آپ کی شہادت سے قبل دعا کی قبولیت کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ اسحاق بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش نے میرے والد یعنی سعد سے غزوہ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں چنانچہ دونوں ایک جانب ہو گئے پہلے حضرت سعد نے دعا کی کہ اے اللہ جس وقت میں کل دشمنوں سے ملوں تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے ہو جو حملہ کرنے میں سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو پس میں اس سے لڑوں اور اس کو تیری راہ میں قتل کر دوں اور اس کے ہتھیاروں کو لے لوں۔ اس پر عبداللہ بن جحش نے آمین کہی اس کے بعد حضرت عبداللہ بن جحش نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو حملہ کرنے میں سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو اس سے میں تیری خاطر قتال کروں اور وہ مجھ سے قتال کرے وہ غالب آ کر مجھے قتل کر دے اور مجھ کو پکڑ کر میری ناک کان کاٹ ڈالے۔ پس جس وقت میں تیرے حضور حاضر ہوں تو تو مجھ سے پوچھے کہ اے عبداللہ! کس کی راہ میں تیری ناک اور تیرے دونوں کان کاٹے گئے میں عرض کروں کہ تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں۔ جواب میں تو یہ کہے کہ تو نے سچ کہا۔ حضرت سعد کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لئے کہ اخیر دن میں میں نے ان کی ناک اور دونوں کانوں کو دیکھا کہ ایک دھاگے میں معلق تھے یعنی کٹے ہوئے تھے اور انہیں پرویا ہوا تھا۔

حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں ایک جگہ قیام کیا۔ حضرت ام سلمہ ایک بھنی ہوئی دستی لائیں جس میں سے آپ نے کچھ کھایا اسی طرح نبیذ لائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بھی پی۔ ایک شخص نے وہ نبیذ والا پیالہ لے لیا اور اس میں سے کچھ پیا پھر وہ پیالہ حضرت عبداللہ بن جحش نے لے لیا اور اس کو ختم کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ کچھ مجھے بھی دے دو تمہیں معلوم ہے کہ کل صبح تم کہاں جاؤ گے۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے کہا کہ ہاں مجھے معلوم ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملنا کہ میں سیراب ہوں زیادہ محبوب ہے کہ میں اس سے پیاسا ہونے کی حالت میں ملوں۔ حضور انور نے فرمایا: عجیب انداز ہے یہ صحابہ کا اللہ تعالیٰ سے پیار کا اور اسکے لئے تیاری کے بھی عجیب رنگ ہیں ان کے۔

حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ حضرت حمزہ حضرت عبداللہ بن جحش کے خالو تھے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ترکہ کے ولی بنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو خیبر میں مال خرید کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن جحش کو صائب الرائے ہونے کی فضیلت بھی حاصل تھی۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا ذکر صحابی حضرت کعب بن زید کا ہے۔ آپ کا نام کعب بن زید بن قیس بن مالک ہے قبیلہ بنو نجار سے آپ کا تعلق تھا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو امیہ بن ربیعہ بن صخر کا تیر لگا تھا۔ بئر معونہ کے اصحاب میں سے ہیں جہاں ان کے سب ساتھی شہید ہو گئے تھے صرف آپ ہی زندہ بچے تھے۔

تیسرا ذکر ہے حضرت صالح شکران کا۔ ان کا نام صالح تھا اور لقب شکران تھا اور اسی سے آپ معروف تھے۔ حضرت صالح شکران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے حبشی نژاد غلام تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی خدمت گزاری کے لئے پسند فرمایا اور قیمت دے کر خرید لیا۔ بعض روایات کے مطابق حضرت عبدالرحمن بن عوف نے بلا معاوضہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر کیا تھا۔ غزوہ بدر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد فرما دیا تھا۔ حضرت جعفر بن محمد صادق کہتے ہیں کہ حضرت شکران اصحاب صفہ میں سے تھے۔ حضرت شکران کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل اور تدفین میں بھی شامل تھے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قمیص میں ہی غسل دیا گیا اور آپ کی قبر میں حضرت علی حضرت فضل بن عباس حضرت قثم بن عباس اور حضرت شکران اور حضرت اوس بن خولی داخل ہوئے۔ حضرت شکران کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے ہی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے مخملی چادر بچھائی تھی۔ حضرت شکران بیان کرتے تھے کہ میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا اس کو اوڑھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چادر کو اوڑھتے اور بچھایا بھی کرتے تھے۔ غزوہ مریسیع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شکران کو قیدیوں اور اہل مریسیع کے کیمپوں سے جو مال ومتاع اور اسلحہ اور جانور وغیرہ ملے تھے ان پر نگران مقرر فرمایا تھا بڑے قابل اعتماد قابل اعتبار تھے اس لحاظ سے نگرانی کیا کرتے تھے۔ ان کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت شکران کے صاحبزادے عبدالرحمن بن شکران کو حضرت ابوموسیٰ اشعری کی طرف روانہ کیا اور لکھا کہ میں تمہاری طرف ایک صالح آدمی عبدالرحمن بن صالح شکران جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے کو بھیج رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کے والد کے مقام کا لحاظ رکھتے ہوئے اس سے سلوک کرنا۔ حضور انور نے فرمایا: یہ وہ مقام تھا جو اسلام نے غلاموں کو بھی دیا کہ نہ صرف غلامی سے آزاد کیا بلکہ ان کی اولادیں بھی قابل احترام ٹھہریں۔ ایک روایت ہے کہ حضرت شکران نے مدینہ میں رہائش اختیار کی تھی اور آپ کا ایک گھر بصرہ میں بھی تھا حضرت عمر کے دور خلافت میں آپ کی وفات ہوئی۔

اگلا ذکر حضرت مالک بن دخشم کا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بنو غنم بن عوف سے تھا۔ بعض روایت کے مطابق آپ بیعت عقبی میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت مالک بن دخشم غزوہ بدر احد خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمرکاب رہے۔ صحیح بخاری میں یہ روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن انصاری صحابہ میں سے تھے جو بدر میں شریک ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یارسول اللہ میری بینائی کمزور ہو گئی ہے میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جب بارشیں ہوتی ہیں تو اس نالے میں جو میرے اور ان کے درمیان ہے سیلاب آجاتا ہے اور میں ان کی مسجد میں آ کر نہیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے پاس آئیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں اور میں اسے مسجد بنالوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاءاللہ میں آؤں گا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور گھر

کے ایک کونے میں نماز پڑھائی۔ محلے کے کچھ اور آدمی ادھر ادھر سے آ گئے جب وہ اکٹھے ہو گئے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ مالک بن دخشم کہاں ہے؟ تو ان میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہو کیا تم اسے نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے اس سے اللہ کی رضا مندی ہی چاہتا ہے۔ اس کہنے والے نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ ہم تو اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقین کے لئے ہی دیکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: شاید دل کی نرمی کی وجہ سے وہ چاہتے ہوں گے کہ منافقین کو بھی تبلیغ کریں اور ان کو قریب لائیں اسلام کے اس لئے ہمدردی بھی رکھتے ہوں گے اور اس کی وجہ سے صحابہ میں غلط فہمی پیدا ہو گئی۔

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت مالک بن دخشم کو برا بھلا کہا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتسبو اصحابی۔ کہ تم میرے ساتھیوں کو برا بھلا مت کہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی پر مدینہ سے تھوڑے فاصلے پر ایک جگہ قیام فرمایا تو آپ کو مسجد ضرار کے بارے میں وحی نازل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن دخشم اور حضرت معن بن عدی کو بلا بھیجا اور مسجد ضرار کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مالک بن دخشم اور حضرت معن بن عدی تیزی سے قبیلہ بنو سالم پہنچے جو کہ حضرت مالک بن دخشم کا قبیلہ تھا حضرت مالک بن دخشم نے حضرت معن سے کہا کہ مجھے کچھ مہلت دو یہاں تک کہ میں گھر سے آگ لے آؤں چنانچہ وہ گھر سے کھجور کی سوکھی ٹہنی کو آگ لگا کر لے آئے پھر وہ دونوں مسجد ضرار گئے اور ایک روایت کے مطابق مغرب اور عشاء کے درمیان وہاں پہنچے اور وہاں جا کر اس کو آگ لگا دی اور اس کو زمین بوس کر دیا۔ حضور انور نے فرمایا: جن کے بارے میں بعض لوگ کسی غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ شاید یہ غلط راستہ پر چلے ہوئے ہیں یہاں تک کہ انہیں منافق بھی کہہ دیا لیکن بعد میں یہی لوگ اللہ کے حکم سے منافقین کے مرکز کی تباہی کرنے والے بنے اور اس کو ختم کرنے والے بنے اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی توفیق عطا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں اور کس حد تک ہم ان کو پورا کرنے والے ہیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 11th-May-2018
BOOK POST (PRINTED MATTER) To ....
From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar **Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**